شریعت وطریقت اور حقیقت ومعرفت کا ترجمان (کتابی سلسلہ نمبر 4)

مئی 2005ء (غوث الاعظم نمبر)

دنیائے محبت میں میری آنکھ سے دیکھ پھیلے ہوئے ہر سمت ہیں انوارِ شکوری

بیاد خاص

خواجہ خواجگان حضرت تاج الاولیاء الشاہ محمد عبدالشکور قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امین العارفین خواجہ الشاہ محمد عبدالرؤف نیر قادری شکوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت جہانگیر زماں خواجہ الشاہ محمد عبدالقدوس رؤفی شکوری رحمۃ اللہ علیہ

مجلہ انوار شکوری لاہور

زیر سرپرستی: خلیفہ مجاز خواجگانِ چشت العبد القدوس منیر احمد اختر شکوری

ایڈیٹر

محمد بلال احمد شکوری

مجلس مشاورت

پروفیسر ارشد اقبال ارشد' ملک منیر احمد

حاجی محمد عباس گولڑوی چشتی' محمد آصف شکوری

امجد اقبال امجد مہروی شکوری

'ملک اشفاق احمد' شہزاد خاں شکوری

ہدیہ برائے اشاعت

15 روپے

سالانہ -/150 روپے

مقام اشاعت ورابطہ خط وکتابت۔ آستانہ عالیہ خواجگان چشت قادریہ ابوالعلائیہ

جہانگیریہ شکوریہ بوہڑ والا چوک جیا موسیٰ شاہدرہ لاہور- Mob. 0300-4792165

سدیں در تے کملی والڑیا میرے ترلے۔ ترلے لیندے نیں

اوہ نوری روضہ ویکھن نوں ایہ نین ترسدے رہندے نیں

اوتھے جاناں کھیڈ مقدراں دی ایہ دھن دولت دی کھیڈ نہیں

کئی دولتاں والے رہ جاندے مسکین نظارے لیندے نیں

اکناں نوں وصل نصیب ہویا اکناں دی واری آئی اے

اک شہر مدینہ ویکھن نوں ساری عمر ترسدے رہندے نیں

اوہ شہر مدینہ سوہنے دا پیا وسدا وچ خیالاں دے

اوہناں راہواں اوہناں تھاواں دے مینوں روز بھلیکھے پیندے نیں

اک مست فقیر دیوانے دا بس ایہو پتہ نشانی اے

میں سگ ہاں کملی والڑے دا مینوں قادری قادری کہندے نیں

از۔ فقیر قادری علیہ رحمتہ

اس شمارے میں پڑھیں

منقبت غوث اعظم سرکار علیہ رحمتہ

ہیں سب ولیوں کے سردار میرے غوث اعظم سرکار
میری نیا لگا دینا پار میرے غوث اعظم سرکار

لوح محفوظ رکھی رہتی ہے جن کے پیش نظر
اسرار الٰہی کے رازدار میرے غوث اعظم سرکار

تھا تقاضائے شرعی مانع ورنہ وہ تو ضرور
دکھا دیتے کھول کے اسرار میرے غوث اعظم سرکار

تیرا میرا ظاہر و باطن عیاں ہے جن پر
گردن اولیاء پر سوار میرے غوث اعظم سرکار

کیا میں کیا میری اوقات الاخیار الاخیار کے سامنے
بچپن سے تاثیر پہ رکھتے ہیں اختیار میرے غوث اعظم سرکار

حکیم محمد اعجاز التاثیر

ذکرِ پاک حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ

مولانا حاجی محمد عباس چشتی گولڑوی

پیدائش

حضرت سیدنا شیخ محبوب سبحانی شہباز لامکانی غوث الثقلین ابن الحسنین پیر دستگیر عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت با سعادت گیلان کے قصبہ نیف میں ۱۱ ربیع الثانی مطابق ۴۷۰ھ مطابق ۱۰۷۷ء میں ہوئی۔ یہ قصبہ بحیرہ خذر کے جنوب میں گیلان کے قریب واقعہ تھا۔ گیلان کا قصبہ جغرافیائی لحاظ سے طبرستان کے شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ جس وقت آپکی ولادت باسعادت ہوئی اس وقت آپکی والدہ ماجدہ مخدومہ سیدہ فاطمہ ام الخیر رحمتہ اللہ علیہا کی عمر مبارک ساٹھ سال تھی اور یہ بھی کرامت تھی۔ حقیقت میں اس عمر کی عصمت پناہ عفت پرور خاتون سے غوث الثقلین کا پیدا ہونا اس آیت قرآنیہ کی تصدیق ہے قال رب انی یکون لی غلام و قد بلغنی الکبر و امرأتی عاقر ط قال کذلک اللہ یفعل مایرید٥

ترجمہ: حضرت زکریا علیہ السلام نے عرض کیا! یا اللہ مجھے کس طرح بیٹا عطا ہوگا کیونکہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہوگئی ہے۔ فرمایا! تیرے پروردگار کا حکم اسی طرح ہے۔ تعجب مت کر۔ اللہ تعالیٰ جس طرح چاہتا ہے کرسکتا ہے (سورۃ العمران پ ۳ آیت نمبر ۴۰)

ولادت مبارک کی رات آپ کے والد ماجد حضرت سید ابو صالحؒ خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے شرف یاب ہوئے اور دیکھا کہ تاجدار مدینہ سرور سینہ ﷺ اپنے صحابہ کے ہمراہ تشریف لائے ہیں اور میں نے آقائے کائنات ﷺ کی قدم بوسی کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ "اے ابو صالح! مبارک ہو خالق کائنات نے تجھے نیک بچہ عطا فرمایا ہے۔ وہ میرا بیٹا ہے اور اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوگا۔ اولیاء اللہ میں اسکا مرتبہ بہت اعلیٰ وارفع ہوگا۔ جب پیران پیر غوث دستگیر رحمتہ اللہ علیہ

دنیا میں تشریف فرما ہوئے تو آپ کے شانہ مبارک پر سرکار دو عالم ﷺ کے قدم مبارک کا نقش موجود تھا۔ یعنی آپ ماں کے شکم پاک سے ہی غوث الثقلین کی حیثیت سے دنیا میں جلوہ گر ہوئے۔ آپ کی ولادت پاک کے دن سرزمین گیلان میں تمام لڑکے ہی پیدا ہوئے۔ رب ذوالجلال نے سرکار غوث پاک کی آمد کی خوشی میں ماؤں کو بیٹے عطا فرمائے۔ (یہ شان محبوبی ہے) جو سب کے سب صالح اور کاملین میں سے تھے۔

حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی غوث صمدانی محبوب سبحانی رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ فاطمہ ام الخیر فرماتی ہیں۔ جس رات میرے شہزادے عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ دنیا میں آئے۔ نصف رات گزر چکی تھی۔ میں نے نماز تہجد ادا کی کیا دیکھتی ہوں کہ زمین سے آسمان تک نور علیٰ نور ہے۔ ہاتف غیبی سے آواز آئی فاطمہ! یہ وقت ایک آفتاب ولایت کی ولادت کا ہے۔ کچھ دیر بعد ہلکا سا درد محسوس ہوا' مجھے اونگھ آ گئی اور عبدالقادر پیدا ہوئے۔ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ نو مولود نے اپنا سر زمین پر سجدہ کے لیے رکھ دیا اور سبحان ربی الاعلیٰ کہا۔ اس وقت ہر طرف انوار وتجلیات کی بارش ہو رہی تھی۔ نور وعرفان کی خیرات بانٹی جا رہی تھی اور بڑی کثرت سے روحانی برکات کا نزول ہو رہا تھا۔

غوث اعظم امام التقیٰ' والنقیٰ
جلوۂ شان قدرت پہ لاکھوں سلام

آپ کی والدہ ماجدہ رحمتہ اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ یکم رمضان المبارک بروز جمعتہ المبارک کو یوں ہوا کہ میں اپنے لخت جگر کو دودھ پلاتی تھی مگر میرے لخت جگر دودھ نہیں پیتے تھے۔ جب افطاری کا وقت ہوا۔ تو آپ نے دودھ پینا شروع کر دیا۔ سحر اور افطاری کے درمیان دودھ نہیں پیتے تھے۔

غوث اعظمؒ متقی ہر آن میں
ماں کا دودھ نہ پیا ماہ رمضان میں

تمام گیلان میں یہ بات مشہور ہو گئی تھی کہ سیدوں کے گھر ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو اوقات صوم میں دودھ نہیں پیتا۔ یہ آپ کی بچپن کی کرامت تھی سرکار غوث پاک ایام رضاعت میں اپنی والدہ

ماجدہ کا دودھ رمضان المبارک میں سحری تا افطاری نوش نہیں فرماتے تھے۔ بلکہ ایک مرتبہ یوں ہوا کہ ۲۹ رمضان المبارک کو مطلع ابر آلود تھا۔ لوگ چاند نہ دیکھ سکے تو گاؤں کے لوگوں نے اپنی عورتوں کے ذریعے آپ کی والدہ ماجدہ سے عرض کرنے لگے کہ آپکے بچے نے آج دودھ پیا ہے یا نہیں۔ تا کہ ان کو شوال کی پہلی تاریخ کا علم ہو جائے۔ سرکار غوث پاک کا ایام رضاعت میں ماہ رمضان میں ماں کا دودھ نہ پینا قرآن پاک کی اس آیت کریمہ پر عمل کا مظہر ہے۔

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر صیام (روزے) فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ والے بنو (سورۃ البقر ۱۸۳)

دراصل ولادت و رضاعت میں کرامات کا ظہور ازلی پاکیزگی اور جدی سعادتوں کا مظہر ہیں۔ جو لوگ نبیؐ کے زمانہ نبوت پر شک کرنے والے ہیں ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات گرامی سے کرامات کے ظہور سے گمراہوں کو ہدایت کا راستہ اور چشمہ دکھایا۔

ابتدائی تعلیم و تربیت:

آپکی ولادت کے تھوڑے عرصے بعد آپ کے والد ماجد حضرت سیدنا ابو صالح رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا تھا۔ اس لئے آپ اپنے نانا حضرت سید عبداللہ صومعی رحمتہ اللہ علیہ کے سایہ عاطفت میں پرورش پانے لگے اور ابتدائی تعلیم انہی کے زیر اثر حاصل کی۔ اٹھارہ برس تک بلاد جیلان میں ہی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ بعض کتب میں لکھا ہے جب آپکی عمر مبارک چار سال چار ماہ دس دن ہوئی تو آپکے نانا حضور حضرت عبداللہ صومعی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو گیلان کے مقامی مدرسہ میں داخل کروا دیا۔ ابتدائی تعلیم اس مکتب سے حاصل کی۔ آپ نے دس برس کی عمر مبارک میں قرآن مجید حفظ کے علاوہ ابتدائی تعلیم پر مکمل دسترس حاصل کر لی تھی۔ آپ مقامی مدرسہ میں زیر تعلیم تھے کہ آپکے نانا حضرت سید عبداللہ صومعی رحمتہ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ عالم فانی سے عالم جاودانی کو

سدھار گئے۔ جس سے آپ کی تعلیم وتربیت کا سارا بوجھ آپکی والدہ ماجدہ پر آپڑا۔ مائی صاحبہ جو کہ ولیہ کاملہ تھیں نے نہایت صبر واستقامت سے آپکی سرپرستی قائم رکھی۔ غرضیکہ یہ سلسلہ اٹھارہ سال کی عمر تک قائم رہا۔ آپ حضور حضرت عبدالقادر محبوب سبحانی قطب ربانی رحمتہ اللہ علیہ سولہ سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہو چکے تھے۔

بغداد میں آمد:

جب آپ حضور غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ اپنی ابتدائی تعلیم حاصل کر چکے تو آپ نے بغداد شریف جانے کا قصد فرمایا۔ اور والدہ ماجدہ سے اس کی اجازت طلب کی۔ اس وقت آپکی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ ام الخیر رحمتہ اللہ علیہ کی عمر 78 سال تھی۔ ضعیف العمری کے عالم میں تھیں چونکہ آپ بڑے تھے اور آپکے بھائی سید ابو احمد عبداللہ چھوٹے تھے۔ اور آپ ہی اپنی والدہ ماجدہ رحمتہ اللہ علیہا کی امیدوں کا مرکز تھے۔ مگر حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے ان تمام امور کے باوجود بغداد جانے کا ارادہ کیا۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے بھی آپکو بخوشی اجازت دے دی۔ فرمایا! بیٹا تیرے والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ کے ترکہ سے میرے پاس 80 دینار ہیں۔ 40 دینار تمہارے بھائی کے ہیں۔ اور 40 دینار زادراہ کے لئے تم لے لو۔ مگر یاد رکھنا۔ پردیس میں کیسے بھی حالات ہوں۔ مگر سچ کو کبھی بھی ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔ ہمیشہ سچ بولنا ہے۔ اور جھوٹ کے نزدیک بھی نہ جانا۔ اتنا کہہ کر آپکی والدہ ماجدہ رحمتہ اللہ علیہا نے چالیس دینار آپکی بغل کے نیچے آپکی گدڑی میں سی دیئے۔ آپ کے حق میں دعا فرمائی آپ ایک قافلہ کے ہمراہ جو بغداد کو جارہا تھا روانہ ہوئے۔ بغداد کا شہر آپکے قصبہ سے چار سو میل سے زائد فاصلے پر تھا۔ اور یہ طویل سفر۔ بیابان صحرا اور پہاڑوں میں سے ہو کر جانا تھا۔ ابھی آپ کا قافلہ ہمدان سے آگے سنستان کوہستانی علاقہ میں پہنچا تھا کہ ساٹھ ڈاکوؤں کے ایک مضبوط جتھے نے قافلہ پر حملہ کر دیا اور تمام مال واسباب لوٹ لیا۔ ایک ڈاکو نے آپ سے پوچھا اے لڑکے تیرے پاس کیا ہے۔ آپ نے فرمایا چالیس دینار۔ وہ مذاق سمجھ کر آگے چلا گیا۔ پھر دوسرا ڈاکو آیا۔ تیسرا آیا۔ وہ پہلے ڈاکو کی طرح چلا گیا۔ انھوں نے اپنے سردار سے یہ ماجرا سنایا۔ سردار نے کہا

اس لڑکے کو میرے سامنے لاؤ۔ ڈاکو بھاگے بھاگے گئے۔ اور آپ کو اپنے سردار کے پاس لے آئے۔ اس نے پوچھا۔ اے لڑکے تیرے پاس کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ چالیس دینا سردار نے کہا کہاں ہیں۔ آپ نے فرمای میری گدڑی میں سلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ دینار واقعی وہاں سے برآمد ہوئے سردار نے کہا۔ اے لڑکے تو نے ڈاکوؤں کے سامنے کیوں سچ بولا فرمایا جب میں وطن سے چلا تھا۔ میری ضعیف العمر والدہ ماجدہ نے مجھے سچ بولنے کی تلقین کی تھی۔ پھر میں جھوٹ کیوں بولوں۔ یہ آپ کے الفاظ اس کے دل میں اسطرح لگے جسطرح ترکش تے نکلا ہوا تیر وہ آپکے قدموں میں گر گیا۔ اپنے فعل سے توبہ کی۔ اس کے ساتھ اس کے تمام ساتھیوں نے بھی آپ کے سامنے توبہ کرلی۔ اسی لیے کسی شاعر نے لکھا ہے

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی قطب ربانی ۴۸۸ھ بمطابق ۱۰۹۵ء میں بغداد پہنچے آپ دنیائے اسلام کے اس سب سے بڑے شہر میں داخل ہوئے۔ جو علوم وفنون کا سب سے بڑا مرکز تھا۔ اوہ واں بہترین اور نامور اساتذہ اور ائمہ فن موجودہ تھے۔ آپ دن رات نہایت ذوق و شوق سے تحصیل علم میں مشغول ہو گئے بلکہ مدرسے کے اوقات کے بعد آپ دوسرے علماء فضلاء سے بھی استفادہ حاصل کرنے لگے۔ آپکے اساتذہ کرام میں ابوالوفا۔ علی بن عقیل حنبلی' ابو غالب...... حضرت ابو سعید بن مبارک مخزومی رحمتہ اللہ علیہ اور ابوالخیر حماد بن مسلم الدباس جیسے نامور عالم اور محدث شامل تھے حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے ان باکمال اساتذہ سے تفسیر' حدیث' قرأت' فقہ' طریقت' شریعت کے تمام علوم و معارف حاصل کیے۔ بلکہ ان میں وہ کمال پیدا کیا کہ روئے زمین پر آپ کا ثانی نظر نہ آتا تھا۔ بلکہ آپ کو آٹھ سال کی مدتمیں علوم مروجہ کا امام تسلیم کیا جاتا تھا۔ کتب سیر میں لکھا ہے۔

جب آپ حضرت محبوب صمدانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ بغدا کے شہر میں پہنچے تو بارش ہو رہی تھی۔ تو آپ سیدھے خانقاہ حضرت حماد دباس تک پہنچے لیکن دروازہ بند پایا۔

آپ خانقاہ کے باہر ہی رات کو تشریف فرما ہوئے۔ صبح کے وقت جب خانقاہ کا دروازہ کھلا تو آپ حضرت حماد کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے مصافحہ کیا۔ اور فرمایا۔ اے عبدالقادر آج علم وعرفان کی دولت ہمارے پاس ہے۔ تو میں دیکھ رہا ہوں کہ کل یہ علم و عرفان کی دولت تیری ملکیت ہوگی۔ بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کی ارواح قلوب تیری ذات سے سرسبز و شاداب ہوں گے حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بیشتر علوم دینیہ کی تکمیل حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابوسعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ سے کی۔ یہ وہ بزرگ تھے جو اپنے وقت کے شریعت وطریقت میں مسلم امام تھے۔ حضرت ابوسعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ وہی ہستی پاک ہے جنکے دست حق میں حضرت عبدالقادر محبوب سبحانی قطب ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت کی اور خرقہ خلافت پایا۔

مجاہدات وریاضات

حضرت سید عبدالقادر جیلانی محی الدین محبوب سبحانی قطب ربانی رحمۃ اللہ علیہ علم ظاہری کی تکمیل کے بعد مجاہدات وریاضات میں مشغول ہوگئے چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۱۰۲ء سے ۱۱۲۷ء تک پچیس سال کی طویل مدت میں اتنے مجاہدے اور عبادت الٰہی کی کہ ان کا تصور کر کے انسان کانپ جاتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کو قطب زماں اور غوث اعظم کے درجات عالیہ پر فائز فرمانا تھا اس لیے آپ جنگلوں، صحراؤں میں دن رات مجاہدوں میں مصروف رہنے لگے ۲۵ سال مجاہدے کرنے کے بعد آپ شیخ الشیوخ حضرت سیدنا ابوسعید مبارک مخزومی کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے۔ اور بیعت فرمائی اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ یہ کثرت عبادت وریاضت بھی سنت نبوی ﷺ پر عمل تھا۔

حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات

حضور غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے عراق کی سرزمین میں قدم رکھا تو حضرت خضر علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور میرا ساتھ دیا۔ اور آپ نے میرے ساتھ

وعدہ کیا کہ میں آپکی کبھی بھی مخالفت نہیں کروں گا۔ آپ پھر ایک دن جب وہ جانے لگے۔ تو فرمانے لگے میرے آنے تک آپ نے یہاں رہنا ہے میں نے اُسے وعدہ کر لیا۔ حضرت خضر علیہ السلام چلے گئے میں نے اپنے وعدے کے مطابق آپ کے انتظار میں متواتر اس جنگل میں تین سال تک قیام کیا۔ اس اثناء میں دنیا اور اس کی خواہشات مختلف اشکال میں ظاہر ہوتی رہیں اور مجھ پر غلبہ پانے کی کوشش کرتی رہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے محبوب کبریا پیارے نانا جان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صدقہ سے مجھے ان کی طرف راغب ہونے سے محفوظ رکھا۔ کبھی کبھی شیاطین جنات بھی میرے پاس آتے اور مجھ سے لڑائی جھگڑا کرتے۔ مگر ہمیشہ خالق کائنات نے مجھے ان پر غلبہ دیا۔ آپ فرماتے ہیں چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتا رہا۔ پندرہ سال ہر روز عشاء کی نماز کے بعد فجر تک کھڑے ہو کر قرآن حکیم ختم کرتا رہا۔

بغداد شریف

۱۰۰۹ء سے ۱۱۰۶ء تک کے زمانہ مَن اگرچہ بغداد میں بڑے بڑے محدث علیم اجمعین اور مفسر از قلم علامہ خطیب بغدادی' علامہ اب جوزی' اور حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ اجمعین اپنے اپنے علمی کارناموں سے دنیا کو روشناس کرا چکے تھے مگر اس کے باوجود یہ زمانہ سیاسی لحاظ سے نہایت پر آشوب تھا اس لیے انکی مساعی بھی اس ماحول کو نہ سدھار سکیں۔ جب حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ علوم ظاہر و باطنی اور مجاہدات و ریاضات سے فارغ ہوئے تو آپ مسند ارشاد و اصلاح پر متمکن ہوئے۔

پہلا وعظ

چنانچہ آپ نے پہلا وعظ ۱۱۲۷ء سے شروع کیا۔ وہ اسطرح ۵۲۱ھ ۱۶ شوال شنبہ کے دن دوپہر کے وقت قبل نماز ظہر آپ نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ زیارت کے دوران آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے عبدالقادر تم لوگوں کو فسق و فجور اور گمراہی سے بچانے کے لیے وعظ و نصیحت کیوں نہیں کرتے؟ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا آقا! یا رسول اللہ

ﷺ میں عجمی ہوں۔ شاید یہ لوگ میرے کلام پر توجہ نہ دیں۔ تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا اپنا منہ کھولو میں نے اپنے منہ کو کھولا تو سرورِ کونین ﷺ نے اپنا لعاب دہن سات بار میرے منہ میں ڈالا۔ اور حکم فرمایا بیٹا عبدالقادر! مخلوق خدا کو وعظ ونصیحت کرو تا کہ یہ لوگ قرآن وحدیث کے احکام پر چل سکیں۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی، قطب ربانی حضور غوث اعظم فرماتے ہیں میں خواب سے بیدار ہوا۔ ظہر کی نماز ادا کی اور وعظ کے لیے منبر پر بیٹھ گیا۔ فرماتے ہیں بہت سے لوگ میرے اردگرد جمع ہو گئے۔ مجھے کچھ جھجک محسوس ہوئی۔ اس وقت مولا مشکل کشا حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم کو اپنے سامنے محسوس کیا۔ آپ فرما رہے تھے! عبدالقادر بیان شروع کیوں نہیں کرتے عرض کی! ابا جان اے باب مدینۃ العلم میں گھبرا گیا ہوں مولا علی مشکل کشا شیر خدا نے فرمایا عبدالقادر اپنے منہ کو کھولو حضرت شیخ عبدالقاد جیلانی فرماتے ہیں میں نے حکم کی تعمیل کی مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا لعاب دہن میرے منہ میں چھ مرتبہ ڈالا میں نے عرض کی آقا آپ نے لعاب دہن سے سات مرتبہ کیوں مشرف نہیں فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ محبوب کبریا ﷺ کا پاس ادب ہے۔ یہ فرما کر آپ تشریف لے گئے۔ آپ فرماتے ہیں میں نے وعظ کا آغاز کر دیا۔ متواتر و مسلسل اس طریقہ سے کہ بڑے بڑے فصحا اور بلیغ علماء کی زبانیں گنگ ہو گئیں۔ آپ کی آواز قدرے گرجدار مگر شیریں تھی۔ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ وعظ قدرے سرعت سے فرماتے تھے۔ کیونکہ الہامات الٰہی کی بے پناہ آمد و بھرمار تھی۔ عوام الناس کے علاوہ نامور مشائخ مجلس وعظ میں آتے تھے کبھی کبھار وعظ میں تیزی اور تندی بھی پیدا ہو جاتی تھی۔ آپ فرماتے تھے کہ لوگوں کے دلوں پر میل جم گیا ہے جب تک اسے زور سے رگڑا نہ جائے گا یہ دور نہ ہو گا۔

مدرسۃ المخذومیہ

سب سے پہلے آپ نے درس و تدریس کا سلسلہ اپنے روحانی شیخ پیرومرشد حضرت ابوسعید مبارک مخزومی رحمتہ اللہ علیہ کی خانقاہ میں واقع مسجد میں جاری کیا۔ آپکے معجز نما بیان کلام کی شہرت

تمام بغداد شریف میں پھیل گئی۔ ہزاروں لوگ نماز جمعہ المبارک میں حاضر ہونے لگے۔ جس کی وجہ سے۔ مدرسہ کہ جگہ متحمل نہ ہوسکی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ۱۱۳۴ء میں مسجد کے اردگرد کے تمام مکان خرید کر مدرسہ میں شامل کر لیے اور اس طرح یہ ایک وسیع وعریض عمارت بن گئی۔ مگر یہاں بھی لوگوں کا بے پناہ ہجوم تھا۔ اس لیے شہر سے باہر عیدگاہ کے وسیع میدان میں اس کا انتظام کیا گیا۔ حاضرین کی تعداد بسا اوقات لاکھوں میں ہو جاتی تھی۔ لوگ جمعہ کے لیے دور دراز سے اپنی سواریوں پر آیا کرتے تھی۔ آپ کے خطباب اور مواعظ کو لکھنے کے لیے ہر مجلس میں چار سو دواتیں استعمال ہوا کرتی تھیں۔

آپ عام طور پر ہفتہ میں تین مرتبہ وعظ فرماتے تھے۔ جمعتہ المبارک سہ شنبہ منگل کی شام اور پھر یک شنبہ اتوار کی صبح کو آپکا بیان حکمت ودانش کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر رہتا تھا۔ تاثیر کا یہ عالم تھا کہ لوگوں پر وجد کی کیفیت طاری رہتی تھی۔ مجلس ایسی ہوتی کہ اکابر مشائخ عراق، علمائے کرام اور مفتیان عظام کے علاوہ ملائکہ جنات اور رجال غیب بھی کثرت سے حاضر ہوتے تھے۔ دوران وعظ لوگوں کی حالت وجد ایسی ہو جاتی کہ اپنے کپڑے پھاڑ ڈالتے اور بے ہوش ہو جاتے

یہ سلسلہ ۱۱۲۷ء ۱۱۶۵ تک یعنی چالیس سال جاری رہا۔ جب حضور غوث الثقلین رحمتہ اللہ علیہ منبر پر بیٹھتے تو آپکی ہیبت وجلالت ایسی ہوتی کہ نہ کوئی آدمی کسی کی طرف دیکھتا نہ اونگھتا بلکہ پر سرور ہو کر آپکے چہرہ انور کیطرف دیکھتا ہوا بیان کو سنتا رہتا۔ شیخ ابو سعید قیلوی المتوفی ۱۱۶۱ء فرماتے ہیں۔ میں نے رسول کریم ﷺ کو اور دیگر انبیاء کرام صلوات اللہ علیہم اجمعین کی کئی مرتبہ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس پاک میں زیارت کی۔ غور فرمائیں یہ ہے مقام حضور غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا۔ سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی کوئی محفل ایسی نہیں ہوتی تھی جس میں ہزاروں یہودی، عیسائی حاضر نہ ہوں۔ وہ آپکا بیان سنتے ہی دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتے تھے۔

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے ممتاز شاگرد رشید شیخ عبداللہ جیانی رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ آپ کا وعظ سن کر ایک لاکھ سے زائد لوگ جو فسق وفجور میں مبتلا تھے آپ کے دست حق پر بیعت ہوئے۔ ہزاروں یہودی آپ کے وعظ مبارک کو سن کر دائرہ اسلام میں داخل

ہوئے۔

وقت کے غوث سے ملاقات

حضور شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی قطب ربانی غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ اپنے طالب علمی کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم تین طالب علم دوست تھے۔ مسمی (عبدالقادر) عبداللہ تمیمی، ابن سقا۔ ہم نے سنا کہ شہر میں وقت کے غوث تشریف لائے ہیں۔ ہم تینوں نے ارادہ کیا زیارت کرتے ہیں۔ عبداللہ تمیمی کہنے لگے میں نے دیکھنا ہے کہ وقت کا غوث میرے سوال کا جواب دیتے ہیں یا نہیں۔ ابن سقا کہنے لگے میں وقت کے غوث پر ایسا سوال کروں گا کہ اسکا دماغ چکرا جائے گا۔ آپ فرماتے میرے دوستوں نے پوچھا عبدالقادر آپ کیسا سوال کریں گے۔ اللہ اللہ حضور غوث پاک رحمتہ اللہ کا سوال۔ فرماتے ہیں میں نے کہا۔ میں دیکھوں گا کا وقت کا غوث مجھے کتنا فیض عطا کرتا ہے۔ مولوی غلام رسول صاحب لکھتے ہیں ۔

عشق کرم دا ازلی قطرہ تیں میں دے وس ناہیں
اکناں لبھدیاں ہتھ نہ آوے اکناں دے وچ راہیں

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ فرماتے ہیں کہ ہم تینوں وقت کے غوث کے پاس چلے گئے۔ ہمیں دیکھتے ہی انہوں نے تبسم فرمایا۔ فرمانے لگے۔ عبداللہ تمیمی تو کہتا تھا کہ میرے سوال کا جواب دیتے ہیں یا کہ نہیں یہ تیرا سوال ہے یہ اس کا جواب ہے۔ خود ہی سوال بتایا اور خود ہی جواب بتا دیا۔ فرمایا۔ تاجدار مدینہ ﷺ کی حدیث نہیں پڑھی " اتقوا فراست مؤمن فانه ينظر من النور الله " کہ مومن کی فراست سے ڈرو۔ وہ اللہ کے نور سے دیکھ لیتا ہے۔ جا تو صاحب علم ہوگا۔ لیکن تیرے علم کی کسی کو خبر نہیں ہوگی تو دنیا سے ایمان کے ساتھ جائے گا۔ فرمایا ابن سقا آگے آ۔ ابن سقا آگے بڑھا فرمانے لگے تیرے علم کا چرچا پوری دنیا میں ہوگا۔ لیکن تو ریا کار نفس پرست ہوگا۔ تیری بہت شہرت ہوگی۔ ہزاروں عیسائی یہودی تیرے ہاتھوں دائرہ اسلام میں داخل ہوں گے تو مناظرے اسلام ہوگا لیکن تیرا خاتمہ بالایمان نہیں ہوگا تو مرتد ہوکر اس دنیا سے جائے

گا۔(العیاذ اباللہ) فرمایا۔اے عبدالقادر آگے آؤ۔جب میں آگے ہوا۔تو کھڑے ہو گئے مجھے اپنے سینے سے لگایا۔فرمانے لگے میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا۔آپ بغداد کی جامعہ مسجد کے منبر پر کھڑے ہو کر اعلان فرمائیں گے (قدمی ھذہ علیٰ رکبۃ کل ولی اللّٰہ) کہ میرا قدم کل ولیوں کے کندھوں پر ہے۔سبحان اللہ)

آپ فرماتے ہیں ہم تینوں فارغ التحصیل ہو گئے۔جب میں مجاہدات سے فارغ ہو گیا تو میں نے دیکھا عبداللہ تمیمی ایک مسجد کے امام ہیں گوشہ نشینی میں عبادت الٰہی میں مشغول ہیں۔اس وقت ابن سقا کا دنیا میں چرچا تھا۔مناظرے ہوتے لوگ اسلام میں داخل ہو رہے تھے۔روم کے عیسائیوں سے مناظرہ ہوا۔ابن سقا کو فتح ہوئی

روم کا بادشاہ کہنے لگا۔اے ابن سقا۔صبح ہم سب اکٹھے ہو کر آپ کے سامنے اسلام قبول کر لیں گے۔تم آج رات ہمارے ہاں ٹھہرو۔ابن سقا نے یہ بات تسلیم کر لی۔رات کو بادشاہ کی بیٹی پر ابن سقا کی نظر پڑی۔بادشاہ سے کہنے لگا اس لڑکی کی میرے ساتھ شادی کر دو۔بادشاہ نے کہا۔اگر تم اسلام کو چھوڑ دو تو مجھے یہ شرط منظور ہے۔ابن سقا نے کہا۔کب اور کہاں اعلان کروں اسلام چھوڑنے کا۔(استغفر اللہ) اس نے کہا ہماری پوری قوم کے سامنے۔ قوم اکٹھی ہوئی۔ابن سقا نے مجمعے کے سامنے اسلام کو چھوڑنے اور عیسائی ہونے کا اعلان کر دیا۔جب اعلان کیا اس وقت اک آگ آئی اس نے ابن سقا کے جسم کو جلا دیا۔جسم پر آبلے پڑ گئے۔بادشاہ نے کہا ان کا علاج کیا جائے۔لیکن زخم علاج کے باوجود خراب ہو گئے بدبو آنی شروع ہو گئی۔بادشاہ نے کہا اس کو کسی جنگل میں پھینک دو۔جنگل میں پھینک دیا گیا۔وہاں مر گیا۔اور غوث کی کہی ہوئی بات پوری ہو گئی۔باادب بانصیب، بے ادب بے نصیب۔پھر وہ وقت آیا اس محفل میں پیران پیر غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اعلان فرمایا کہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔یہ سن کر شیخ علی بن ابی نصر اٹھے اور منبر کے قریب جا کر آپ کا قدم اپنی گردن پر رکھ لیا۔اور حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے دامن کے نیچے ہو گئے۔اور اس کی اقتدا میں تمام حاضرین محفل نے اپنی گردنیں جھکا لیں۔

اس وقت تمام روئے زمین کے اولیاء کرام نے مختلف مقامات پر آپکے ارشاد کے مطابق

اپنی اپنی گردنیں جھکا دیں۔

آپکی ازواجی زندگی

سیدنا محبوب سبحانی رحمتہ اللہ علیہ نے مختلف اوقات میں چار شادیاں کیں تھیں آپ نے عائلی زندگی کا آغاز پچاس سال کی عمر میں کیا۔ جبکہ آپ مجاہدات وریاضات کی منزل سے گزر چکے تھے۔ آپکی ازواج مطہرات بھی آپکے فیوض وبرکات سے مالامال تھیں۔ آپ کے صاحبزادہ حضرت سیدنا عبدالجبار رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میری والدہ صاحبہ جب کسی اندھیرے کمرے میں داخل ہوتی تو وہ روشن ہو جاتا تھا۔ یہ ان کرامت تھی۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی تمام ازواج مطہرہ تمام تر اخلاق فاطمیہ کی پیکر تھیں اوران سب کو ریاضت وعبادت سے کمال انس تھا۔ یہ سب ولیہ کاملہ تھیں۔ ان کے اسم گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت سیدہ بی بی مدینہ بنت سید میر محمد رحمتہ اللہ علیہ

۲۔ حضرت سیدہ مخدومہ بی بی صادقہ۔ بنت سید محمد شفیع رحمتہ اللہ علیہ

۳۔ حضرت سیدہ مخدومہ مومنہ رحمت اللہ علیہا

۴۔ حضرت سیدہ بی بی محبوبہ رحمتہ اللہ علیہا

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان ازواج مطہرہ کے بطن پاک سے بیس بیٹے۔ انیس بیٹیاں عطا کیں۔ جو سب کے سب ''ایں خانہ ہمہ آفتاب است'' کے مصداق تھے۔

آپ کے صاحبزادوں کے مندرجہ ذیل حالات تبرکاً درج کیے جاتے ہیں

۱۔ حضرت شیخ سیف الدین عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ

آپ ۵۲۸ھ بمطابق ۱۱۳۳ء میں پیدا ہوئے۔ پہلے اپنے والد بزرگوار رحمتہ اللہ علیہ سے تعلیم حاصل کرتے رہے پھر شیخ بخارا اور عجم کے دوردراز مقامات سے علم ظاہری کی تکمیل بیس سال کی عمر میں کی اور پھر اپنے والد گرامی کی زیر نگرانی مدرسہ میں درس قرآن شروع کیا۔ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی قطب ربانی کے وصال مبارک کے بعد مدرسہ میں فتویٰ آپ ہی دیا

کرتے تھے۔ مدرسہ کے انتظامات آپ ہی کے زیر نگرانی تھے۔ آپ حضور غوث اعظم رحمتہ اللہ سے ہی بیعت تھے۔ اور آپ سے ہی خرقہ خلافت حاصل کیا تھا۔ آپ ہی اپنے والد ماجد کے شجادہ نشین ہوئے۔ آپ کا وصال مبا کر ۵۹۳ کو بروز پیر ہوا۔ آپکا مزار مبارک بغداد شریف میں ہے۔

۲۔ شیخ تاج الدین عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ

ولادت ۵۲۸ھ مطابق ۱۱۳۳ء میں ہوئی

ابتدائی تعلیم حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کی فقہ کا علم بھی حضور غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔ اور زمانے کے فقیہ بنے۔ حدیث پاک کا علم نامور علماء گرامی سے حاصل کیا۔ آپ محدث تھے۔ نہایت پاکیزہ اخلاق ہر ادا سنت مصطفےٰ کریم ﷺ تھی۔ مدرسہ میں دورہ حدیث شریعت پڑھاتے تھے۔

طالب علموں کی اسناد پر دستخط کرتے وقت بندہ ناچیز لخت جگر غوث اعظم عبدالرزاق لکھتے۔ آپ زبردست فقیہ اور محدث ہونے کی وجہ سے تاج الدین کے لقب سے ملقب تھے۔ آپ کا وصال مبارک ۶۰۳ھ بمطابق ۱۲۰۶ء میں ہوا آپ کا مزار مبارک بغداد شریف میں ہے۔

۳۔ شیخ شرف الدین عیسیٰ رحمتہ اللہ علیہ

آپ نے ابتدائی تعلیم سے لیکر فقہ حدیث شریف تک حضور غوث اعظم محبوب سبحانی قطب ربانی رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ آپ بلند پایہ واعظ اور مفتی تھے۔ کافی عرصہ مدرسہ میں درس دیا۔ پھر آپ موجودہ پاکستان کی سرزمین پر تشریف لے آئے۔ اور آخری عمر میں مصر چلے گئے۔ آپ نے بہت سی کتابیں لکھیں۔ چند ایک کے نام ذیل ہیں۔

لطائف انوار اور جواہر الاسرار آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ فصاحت و بلاغت' شعر گوئی' کے باعث ایک منفرد حیثیت کے مالک تھے۔ نیز اعلیٰ درجے کے انشاء پرداز تھے آپ کا وصال مبارک ۵۷۳ھ میں ۱۱۷۷ء میں مصر میں ہوا۔ آپ کا مزار مبارک مصر میں ہے

۴۔ شیخ ابو اسحاق ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ

آپ نے علوم ظاہری کے ابتدائی مراحل حضور غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کیے۔ علم روحانی بھی حضور سے حاصل کیا۔ بچپن سے ہی گوشہ نشینی پسند کرتے عبادت الٰہی میں مشغول رہتے اس لیے خلوت پسند فرماتے تھے۔ گفتگو کم فرماتے۔ بغداد سے علاقہ واسط میں جا کر مقیم ہو گئے تھے۔ تنہائی میں گریہ زاری کیا کرتے تھے۔ اتنے سخی تھے کہ کبھی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے۔ مسکینوں پر بہت مہربانی فرماتے تھے۔ آخر کار ۵۹۲ھ مطابق ۱۱۹۵ء میں اس دنیا فانی کو چھوڑ کر مالک حقیقی سے جا ملے واسط میں ہی آپ کا مزار شریف ہے۔

۵۔ حضرت سیدنا شیخ ابو بکر عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ

آپ کی ولادت ۵۳۲ھ ۱۱۳۷ء میں ہوئی۔ فقہ وحدیث کی تعلیم اپنے والد گرامی غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ سے حاصلکی۔ اس کے علاوہ۔ ابو منصور عبدالرحمٰن، محمد القزاز رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ کافی عرصہ تک جامعہ بغداد میں درس وتدریس میں مشغول رہے ۱۱۸۴ء میں جیان میں تشریف لے گئے۔

وہیں آپ کا وصال مبارک ہوا۔ مزار مبارک بھی جیان شریف میں ہے۔

۶۔ حضرت شیخ ابوزکریا یحییٰ رحمتہ اللہ علیہ

آپ کی ولادت پاک ۵۵۰ھ ۱۱۵۵ء میں بغداد شریف میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ اوائل عمر میں ہی مصر چلے گئے اور کبر سنی میں واپس تشریف لائے۔ اپنے سب بھائیوں سے چھوٹے تھے۔ بہترین عادات کے مالک اور فرشتہ خصلت انسان تھے۔ درس وتدریس اور تلقین اور ارشاد میں ساری عمر گزار دی۔

۷۔ حضرت شیخ عبدالجبار رحمتہ اللہ علیہ :۔

فقہ کی تعلیم جناب غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ اعلیٰ درجے کے خوش نویس تھے۔ اتباع رسول ﷺ میں بے مثال تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ ایک مینارہ نور تھیں جن کی صحبت نے آپ

کو بہت فائدہ پہنچایا۔ مجاہدات، ریاضات میں مشہور تھے۔ نیز شریعت پر سختی سے پابندی کرواتے۔ آپ کا وصال مبارک ۱۱۷۹ء میں بغداد شریف میں ہوا۔ بغداد شریف میں ہی آپ کا مزار مبارک ہے۔

حضرت شیخ ابونصر موسیٰ رحمتہ اللہ علیہ:

آپ کی ولادت ۵۳۵ھ ۱۱۴۰ء میں ہوئی۔ فقہ و حدیث کے تعلیم شاجیلان سے حاصل کی۔ پھر آپ بغداد سے دمشق میں تشریف لیگئے۔ وہاں دین کی خدمت میں عمر گزاردی۔ ساری عمر رشدوہدایت میں مصروف رہے۔ ۶۱۸ھ مطابق ۱۲۲۱ء میں اپنے مالک حقیقی کو جاملے۔

آپ نے اپنے سب بھائیوں میں آخر میں وصال فرمایا۔ دمشق میں جبل قاسیون میں مدفون ہوئے آپ کا مزار شریف دمشق میں ہے۔

۹۔ حضرت شیخ ابوالفضل محمد رحمتہ اللہ علیہ:

فقہ وحدیث کی تعلیم حضور غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ درس وتدریس اور واعظ و نصیحت میں میں بیشتر حصہ صرف فرمایا ساری عمر بغداد شریف میں رہے۔ بغداد کے مقبرہ حلبہ میں آپکا مزار شریف ہے۔ آپکا وصال شریف ۵۶۰ھ ۱۱۶۴ء میں ہوا۔

۱۰۔ حضرت شیخ عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ:

آپکی ولادت ۵۰۸ھ ۱۱۱۴ء میں ہوئی آپ کا وصال مبارک ۵۸۹ھ بمطابق ۱۱۹۳ء بغداد میں ہوا۔

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے پوتے

ا۔ شیخ عبدالسلام بن عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ

آپ اپنے دادا جان رحمتہ اللہ علیہ اور والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ دونوں بزرگوں سے فیض یاب تھے۔ آپ اپنے والد ماجد کی زندگی پاک میں بغداد شریف میں درس وتدریس اور افتاء کا کام سر

انجام دیتے تھے۔ بہت عرصہ یہ فریضہ ادا کیا۔ آپکی ولادت: ۵۴۸ھ بمطابق ۱۱۵۳ء میں ہوئی۔ اور وصال مبارک ۶۱۱ھ ۱۲۱۴ء میں ہوا بغداد میں آپ کا مزار شریف ہے۔

۲۔ حضرت شیخ محمد بن شیخ ابو بکر عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ

آپ بہت بڑے عالم دین تھے۔ ہزار ہالوگوں نے آپ سے روحانی فیض حاصل کیا

۳۔ سید سلیمان بن سید عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ

آپکی ولادت ۵۵۳ھ ۱۱۵۸ء میں بغداد میں ہوئی۔ بہت بڑے محدث تھے۔ کئی سال درس حدیث دیتے رہے۔ آپ قطب زماں تھے۔ بہت سی کرامات آپ سے صادر ہوئیں۔ آپ کا وصال مبارک ۶۱۱ھ ۱۲۱۴ء میں ہوا۔

۴۔ سید عبدالرحیم بن سید تاج الدین عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ

آپ بہت بڑے عالم دین تھے۔ آپ کی ولادت ۱۱۶۳/۵۶۰ء میں ہوئی۔ آپ کا وصال مبارک: ۶۲۶ھ ۱۲۶۹ء میں ہوا۔

آپ احمد بن حنبل کے روضہ مبارک میں دفن ہوئے۔

۵۔ سید ابوالمحاسن فضل اللہ بن سید تاج الدین عبدالرازق ؒ

آپ نے فقہ اپنے والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ اور چچا رحمتہ اللہ علیہ عبدالوہاب سے علم حدیث حاصل کیا۔ آپ بغداد شہر میں تاتاریوں کے ہاتھوں ۱۲۵۸ء کو شہید ہوئے۔ بغداد میں ہی آپ کا مزار شریف ہے۔

۶۔ سید اسماعیل بن تاج الدین عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ

آپ نے فقہ وحدیث کا علم اپنے والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔ فقہ وحدیث میں آپکو کمال حاصل تھا۔ زہد وتقوی وفقر وتصوف میں مشہور زمانہ تھے۔ آپ بھی احمد بن حنبل رحمتہ اللہ

علیہ کے مقبرہ میں مدفون ہیں۔

۷۔سید عماد الدین ابو صالح نصر بن سید تاج الدین عبدالرزاق ؒ

آپکی ولادت ۱۱۳۹ء میں ہے خلیفہ اظہر باللہ نے آپ کو بغداد کا قاضی القضاۃ مقرر کیا تھا۔ آس کے زمانہ میں خلافت کے عہدہ پر مامور رہے زبردست محدث فقیہ اور بے مثال واعظ اور خطیب تھے۔

۸۔حضرت شیخ جمال اللہ المعروف حیات المیرؒ دام اللہ اجلالہ

حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کے نواسے

۱۔شیخ عفیف الدین مبارک رحمتہ اللہ علیہ

حضور سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے تمام نواسوں سے زیادہ شہرت حاصل کرنے والے حضرت شیخ عفیف الدین رحمت اللہ علیہ ہیں۔حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے مواعظ حسنہ کو الفتح الربانی کی صورت میں مرتب کیا۔اس کتاب میں 63 خطبات ہیں

حضور پیران پیر علیہ الرحمتہ کے اخلاق عالیہ کا ذکر شریف

آپکے اخلاق حسنہ اور فضائل حمیدہ کی تعریف وتوصیف میں کل اولیاء اللہ کے تذکرے بھرے پڑے ہیں۔سیرت وکردار کے لحاظ سے کوئی ولی اللہ آپکا ہم پلہ نہ تھا۔قدرت الٰہی نے آپکو ایسے اعلیٰ اخلاق ومحامد سے متصف فرمایا تھا۔آپ کے معاصرین آپ کی تعریف کیے بغیر رہ نہ سکتے تھے۔اپنے تو اپنے غیر مسلم بھی آپ کے حسن سلوک کے گرویدہ تھے۔آپ اسلامی اخلاق اور انسانی اوصاف کے پیکر تھے۔شیخ خرادہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے زندگی میں آپ سے بڑھ کر کوئی کریم النفس رقیق القلب فراخ دل اور خوش اخلاق نہیں دیکھا۔آپ اپنی عظمت اور علو مرتبت کے باوجود ہر چھوٹے بڑے کا لحاظ کرتے تھے۔لیکن اگر کوئی حاکم یا بادشاہ آجاتا آپ مطلقاً تعظیم نہ فرماتے

تھے۔ اور نہ ہی ساری عمر کسی بادشاہ، وزیر، امیر کے دروازے پر گئے۔ اور نہ ہی عطیات قبول کیے۔ مفلوک الحال لوگوں کے ساتھ مروت سے پیش آتے تھے۔

حضرت عبدالقادر غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ مجسمہ ایثار و سخاوت تھے۔ دریادلی کا یہ عالم تھا۔ جو کچھ پاس ہوتا۔ سب غریبوں اور حاجت مندوں میں تقسیم فرما دیتے۔ آپ کا یہ حکم ہوتا تھا کہ رات کو وسیع دستر خواں بچھے اور خود مہمانوں کے ہمراہ کھانا تناول فرماتے۔ اپنی ضرورت پر ہمیشہ دوسروں کی ضرورت کو ترجیح دیتے تھے۔ سائل کا سوال کبھی رد نہ کرتے تھے غریبوں اور مسکینوں کی امداد کے لیے یہ معمول بنا لیا تھا۔ کہ روزانہ لباس تبدیل فرماتے۔ اور ہر جمعہ کو نیا جوتا تبدیل فرماتے۔ لباس اور جوتا غریب مسکینوں کو عطا فرما دیتے تھے۔

آپ کی تصانیف

مجاہدات و ریاضات کے بعد جب آپ نے مسند ارشاد بغداد شریف میں بچھائی۔ تو آپ نے درس و تدریس اور مواعظ حسنہ کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا بھی سلسلہ شروع فرمایا۔ جو زندگی پاک کے آخری دم تک جاری رہا۔ متعدد تالیفات آپ کی یادگار ہیں جس سے ذیل بہت مشہور و معروف ہیں۔

(۱) فتوح الغیب۔ یہ علم تصوف اور معرفت میں بڑے معرکہ کی کتاب ہے۔ اس کے مضامین معارف قرآنی اور اسرار طریقت سے معمور ہیں۔ یہ کتاب کئی مقالات پر مشتمل ہے۔ ہر مقالہ معرفت اور حقیقت کا آئینہ دار ہے اس کتاب میں حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے 78 واعظ ہیں۔ جو آپ سے مختلف مواقع پر ارشاد فرمائے تھے۔ اس کتاب کا مطالعہ ایمان میں حرارت پیدا کرتا ہے۔ اور درست اعمال و عقائد کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ کتاب دراصل حضور غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے صاحبزادہ حضرت سید عیسیٰ رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیم کے لیے تصنیف فرمائی تھی۔ اس کتاب میں تجرید و ترک فنا و بقا اور نفس و دل کے امراض اور ان کا علاج تجویز کیا۔ یہ کتاب اصل میں عربی زبان میں ہے۔ اس کے بے شمار تراجم فارسی میں ہوئے ہیں۔ جن میں شاہ عبدالحق محدث

دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کا ترجمہ بہت مشہور ہے۔ اردو میں بہت ترجمے کیے گئے ہیں ان میں ایک ترجمہ حضرت سید حکیم سکندر شاہ صاحب قادری جہانگیری رحمتہ اللہ علیہ کا بھی ہے۔

(۲) فتح الربانی: اس کتاب کا مکمل نام فتح ربانی والفیض رحمانی ہے۔ یہ آپ کے تریسٹھ خطباب کا مجموعہ ہے۔ جو آپ کے نواسے شیخ عفیف الدین مبارک نے ترتیب دئے مرتب نے نہایت کاوش سے اصلی کلمات واالفاظ کو ایسی احسن وخوبی سے تحریر کیا ہے کہ پڑھ کر دل بہت متاثر ہوتا ہے۔ اور سرور وکیف حاصل ہوتا ہے۔ اس کتاب کے بے شمار فارسی میں ترجمے ہوئے۔ اور اب اردو میں بھی کمی نہیں۔ مصر میں بھی اس کتاب کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے۔ جن میں شیخ رشید رضا مصری کا ترجمہ بہت معروف ہے۔

(۳) مکتوبات قطب صمدانی: یہ کتاب حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے فارسی مکتوبات کا ترجمہ ہے۔ جو حضور غوث اعظم رحمتہ اللہ نے مختلف اوقات میں مختلف اشخاص کو تحریر فرمائے۔ ان میں معرفت وطریقت کے اسرار ورموز اس لطیف طریقے سے سلجھائے گئے ہیں کہ پڑھنے والا بے ساختہ آپکی فراست کی [illegible] دیتا ہے۔

(۴) دیوان پیران پیر

الحقیقت یہ کتاب حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی تالیف نہں ہے

(۵) قصیدہ غوثیہ

چودہ قصائد آپ کی یادگار ہیں۔ جن میں قصیدہ غوثیہ کو عالمگیری شہرت حاصل ہے۔ قصائد فصاحت وبلاغت کی کان ہیں۔ قصیدہ غوثیہ حضرت غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے متعلق خود لکھا اس کے تیں اشعار عربی میں ہیں جو کہ حالت جذب میں آپ کی زبان مبارک سے نکلے تھے۔ اسکی بے شمار فارسی اور اردو میں شرحیں لکھی گئی ہیں

(۶) غنیۃ الطالبین : بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ یہ کتاب آپ کی تالیف ہے اس میں شریعت اور طریقت کے مسائل پر بہت روشنی ڈالی گئی ہے۔ علاوہ ازیں مختلف فرقوں کے درمیان

جواختلافی مسائل ہیں۔ انکا بھی تجزیہ کیا گیا ہے۔ اور اہل سنت والجماعت کو صحیح العقیدہ فرقہ واضح کیا گیا ہے یہ کتاب عربی میں ہے۔ اس کے بے شمار ترجمے فارسی میں ہوئے۔ علاوہ ازیں اس کتاب کے اردو ترجمے ہو چکے ہیں۔

بعض لوگ اس کتاب کو حضرت عبدالقادر جیلانی کی تالیف ماننے سے تامل کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کتاب میں اور فتوح الغیب کی عبارات میں نمایاں فرق موجود ہے۔

اصل میں آپ کی تالیف اب ملتی نہیں۔ جو آپ نے غنیۃ الطالبین لکھی تھی اب بہت تبدیل ہو چکی ہے۔ جیسا کہ کراچی کے السعودیہ کتب خانہ کے چھاپے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ دیگر اداروں کی مطبوعہ غنیۃ الطالبین میں بھی تبدیلی کر دی گئی ہے۔

(۷) دیگر تصانیف: جن کتب کا پہلے ذکر ہو چکا ہے ان کے علاوہ بھی آپ کی تصانیف ہیں۔ مثلاً چہل کاف۔ جلاء الخاطر فی الباطن والظاہر یواقیت والحکم السبوع شریف' درود کبریت احمر' بھی آپ کی گراں پایہ تصانیف میں شامل ہیں۔

چہل کاف ایک قطعہ کی صورت میں تین اشعار ہیں جو ہمارے بزرگوں کے معمولات خاص میں سے ہیں

وصال مبارک

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب صمدانی قطب ربانی رحمۃ اللہ علیہ اس دنیا فانی سے جمادی الاخر ۵۶۰ھ بمطابق ۱۱۶۴ء میں اپنے مالک حقیقی کی طرف رجوع فرما گئے انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا مزار مبارک بغداد شریف میں ہے آپ کا روضہ مبارک کل دنیا کے مقابر اولیاء میں ایک ممتاز اور ارفع مقام رکھتا ہے۔ ہر وقت لوگوں کا ہجوم آپ کے روضہ انور پر رہتا ہے۔ عقیدت مند آج بھی آپ سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ آپ اپنے ماننے والوں کو آج بھی فیض سے مالا مال فرما رہے ہیں۔

شیخ المشائخ سلطان العارفین ابن الغوثین عارف باللہ
حضرت سید جمال اللہ شاہ المعروف حیات المیر قادری جیلانی مدظلہ العالی

بندۂ خواجگان العبدالقدوس منیر احمد قدوسی شکوری

محبوب سبحانی شہباز لامکانی حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی ذات گرامی کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ کے صاحبزادہ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین سیدنا عبدالرزاق تاج الدین رحمتہ اللہ علیہ کے بیٹے سلطان العارفین عارف باللہ حضرت سید جمال اللہ شاہ المعروف حیات المیر قادری دامت برکاتہم القدوسیہ کو اللہ تعالیٰ نے دائمی زندگی عطا فرمائی ہے اور حضرت حیات المیر امت محمدیہ کے حضرت خضر ہیں۔ یعنی حضرت پیر دستگیر غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ کی دعا سے آپکے پوتے آج بھی اپنی دئمی زندگی مبارکہ کے ساتھ اہل اللہ کی جماعت میں امیر مجلس ہیں۔

حضرت سید جمال اللہ شاہ صاحب قادری مدظلہ حضرت شیخ سیدنا عبدالرزاق تاج الدین قادری علیہ الرحمتہ کے بیٹے اور سرکار غوث اعظم علیہ الرحمتہ کے پوتے ہیں۔ حضرت سید شاہ ابوالمعالی قادری رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ سید جمال اللہ حیات المیر دائم برکاتہ حضرت قطب ربانی شہباز لامکانی سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے ہم شکل اور انتہائی خوب صورت ہیں اور شہنشاہ ولایت نواسہ رسول جگر گوشہ بتول اور نور نظر لخت جگر حضرت علی المرتضیٰ حضرت غوث الثقلین رحمتہ اللہ علیہ کو اپنے پوتے سید جمال اللہ شاہ صاحب قادری سے بہت پیار تھا اور ہے۔ حضرت شاہ ابوالمعالی قادری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ”حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت سید جمال اللہ حیات المیر دامت برکاتہم العالی کے حق میں دعا فرمائی تھی۔ اے اللہ اے مالک کائنات محبوب کبریا محسن کائنات امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ پیارے نانا جان ﷺ کے صدقے میرے پوتے بیٹے جمال اللہ کو دائمی زندگی عطا فرما۔ اور سرکار غوث اعظم کی دعا بارگاہ رب العزت

میں مقبول ومنظور ہوئی کہ آج حضرت سیدنا حضور سید جمال اللہ شاہ حیات المیر دامت برکاتہم العالیہ بقید حیات ہیں۔ حضور شہنشاہ سلطان العاشقین سیدنا تاج الاؤلیاء الشاہ محمد عبدالشکور قادری چشتی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا! میں نے بارگاہ عالیہ حضرت سیدنا جمال اللہ حیات المیر دامت برکاتہم العالیہ سے عمر شریف کے بارے میں عرض کیا! حضرت غوث العارفین سید جمال اللہ المعروف حیات المیر نے خصوصی توجہ سے فرمایا! عبدالشکور (رحمتہ اللہ علیہ) (حضرت تاج الاولیاء نے فرمایا حضرت حیات المیر کی زبان ترجمان فیض کا یہ عالم تھا کہ حضرت کی آواز کانوں تک پہنچی کہ کیفیت بدل گئی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے) حضرت حیات المیر نے کچھ دیر مراقبہ فرمایا۔ خاموشی فرمائی۔ کچھ دیر کے بعد دوبارہ توجہ فرمائی۔ فرمایا! ہر روز میر دادا حضور سرکار غوث الثقلین مجھے اپنے سینہ فیض گنجینہ سے لگاتے ہیں اور میرا دل پرنور ہو جاتا ہے۔ فرمایا۔ ایک دن حضور غوث الثقلین رحمتہ اللہ علیہ اپنی مسند عالیہ پر تشریف فرما تھے رحمت الٰہی کا نزول، فیوض وبرکات کی برسات ہو رہی تھی۔ چہرہ مبارک پر تبسم تھا۔ پیشانی مبارک سے پرنور شعاعیں آسمان کی طرف جاری تھیں۔ اردگرد رجال الغیب کی جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ انسان اور جنات بھی محفل پاک میں موجود تھے۔ فرمایا! سید جمال اللہ میرے قریب آؤ! میں دادا حضور رحمتہ اللہ علیہ کی طرف آگے بڑھا نورانی چمک تھی۔ فیوض وبرکات کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ مجھے دادا حضور سیدنا عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے سینے سے لگالیا اور اپنا لعاب دہن میرے منہ میں پانچ مرتبہ ڈالا۔

حضور دادا جان سرکار غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا! سید جمال اللہ آسمان کی طرف دیکھ! میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو مجھے عرش عظیم تک نظر آیا۔ فرمایا۔ زمین کی طرف دیکھو۔ میں نے زمین کی طرف دیکھا تو تحت الثریٰ تک نظر آیا۔ فرمایا سید جمال اللہ شاہ اے میرے اللہ کے جمال۔ میں ناچیز اپنے دادا جی کے حضور سامنے دوزانو بیٹھ کر چہرہ انور کو دیکھتا رہا۔ کسی نے عرض کیا آقا! سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی دنیا میں اکٹھے تشریف لائیں گے؟ حضور غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے لیکن کلمہ طیبہ میرے نانا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کا پڑھیں گے اور شریعت محمدی پر عمل کریں گے۔ اور امام مہدی بھی دنیا میں تشریف لائیں

گے اور دونوں مل کر شریعت مصطفےٰ ﷺ کی اتباع کر کے اسلام کا پرچم بلند کریں گے۔ اور فرمایا یہ میرا پوتا سید جمال اللہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کو ملیں گے اور میرا اسلام بھی پیش کریں گے۔ فرمایا میں نے مالک حقیقی سے دعا کی ہے کہ میرے اللہ سید جمال اللہ کو عمر جاودانی عطا فرما۔ اللہ پاک نے میری دعا کو قبول فرمالیا ہے۔ الحمد للہ القدوس

حضرت سیدنا جمال اللہ المعروف حیات المیر مدظلہ کی لاہور میں آمد

میرے آقا حضور سلطان المشائخ فخر خواجگان چشت جہانگیر زماں سیدنا الشاہ محمد عبدالقدوس رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا! میں نے اپنے دادا حضور سلطان العارفین حضوت تاج الاؤلیاء سے عرض کیا کہ حضرت سید جمال اللہ شاہ صاحب لاہور بھی تشریف لائے تھے۔ ارشاد فرمایا بیٹا ہاں تشریف لائے تھے۔ میں نے عرض کی کہاں تشریف لائے تھے؟ فرمایا حضرت سید جمال اللہ حیات المیر دائم برکاتہٗ لاہور میں میانی صاحب کے قبرستان کے احاطہ میں تشریف فرما ہوئے وہیں قیام فرمایا۔ انہی دنوں اسی احاطہ میں حضرت محکم الدین شاہ مقیم قادری حجروی رحمتہ اللہ علیہ بھی ان سے بیعت ہوئے۔

جب حضرت حیات المیر مدظلہٗ لاہور تشریف فرما ہوئے تو آپ کے اردگرد مخلوق خدا کا ہجوم رہتا تھا۔ لوگ جوق در جوق آتے اور سلسلہ قادریہ میں آپ سے بیعت ہوتے اور فیوض و برکات سے مالامال ہوتے۔ بے شمار لوگوں نے فیض حاصل کیا۔ یہاں تک کہ لاہور میں آپ کا فیض عام ہو گیا۔

فرمایا! عبدالقدوس۔ حضرت شاہ عبداللطیف بری امام قادری رحمتہ اللہ علیہ بھی آپ کے دست اقدس پر بیعت ہوئے تھے، تعلیم وتربیت کے بعد خرقہ خلافت حاصل کیا۔

میرے آقا حضور جہانگیر زماں حضرت سیدنا الشاہ محمد عبدالقدوس رحمتہ اللہ علیہ نے بھی آپ سرکار حضرت حیات المیر دامت برکاتہم العالیہ سے ملاقات فرمائی تھی۔

☆☆

حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ پیران پیر کے ارشادات مبارکہ

از۔ فرزانہ یاسمین قدوسی شکوری

۱۔ دنیا آخرت کی طرف سے اور آخرت دنیا و آخرت کے پروردگار کی طرف سے حجاب ہے۔
۲۔ دنیا سے اپنا حصہ اس طرح نہ لو کہ وہ بیٹھی ہوئی ہو اور تم کھڑے رہو۔
۳۔ دنیا سے غنا اور خدا داد عزت کے قدم کے ساتھ اپنا حصہ حاصل کرو۔
۴۔ اہل اللہ دنیا میں افلاس سے اور آخرت میں قربت سے رضا مند ہیں۔ تنہائی و گوشہ نشینی کو دوست رکھو۔
۵۔ جس کا دل خلق و اسباب سے خالی نہیں وہ نبیوں، صدیقوں اور صالحین کے راستے پر نہیں چل سکتا۔
۶۔ زائد طلبی کے پیچھے نہ پڑو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔
۷۔ سخاوت اور مخلوق کی راحت رسانی اہل اللہ کا شعار ہے۔
۸۔ خدا اور مخلوق پر تکبر کرنا چھوڑ دو کیونکہ جس دل میں رائی برابر بھی تکبر ہو گا اللہ اسے منہ کے بل دوزخ میں ڈالے گا۔
۹۔ سنت نبوی ﷺ کی پیروی میں نجات ہے۔
۱۰۔ نفس کی شرارت سے کسی پر بدگمانی کرنا ایک گناہ ہے۔
۱۱۔ اللہ کی قدر و قضا پر رضا کے خواہاں پر مصائب و آفات کے بوجھ ہلکے ہو جاتے ہیں۔
۱۲۔ جس نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں سے مانگا ہے اس نے اللہ کے مرتبے کو نہیں پہچانا۔
۱۳۔ مومن کی پہچان یہ ہے کہ وہ حلال کی روزی میں مصروف رہتا ہے۔
۱۴۔ علم میں زندگی ہے۔
۱۵۔ بلوالہوس مت بنو اور صبر کا دامن تھام لو
۱۶۔ اصل عیش آخرت کا عیش ہے
۱۷۔ جہل تیری موت ہے۔

۱۸۔خوف حق کامیابی کی کلید ہے

۱۹۔صحبت حق میں رہو۔

۲۰۔ظلم چہرہ اور دل کو سیاہ کرتا ہے۔

۲۱۔اس کی رغبت اختیار کرو جو تیرے نفس کے جہاد پر تیری اعانت کرے

۲۲۔نہ کسی سے محبت کرنے میں جلدی کر نہ عداوت ونفرت میں

۲۳۔قرآن وسنت کی کسوٹی پر مات کو پرکھ

۲۴۔نعمتوں کا شکر گزار بن ورنہ وہ تیرے ہاتھ سے چھن جائیں گی۔

۲۵۔ضعیف الیقین کے پاس نہ دنیا ہے نہ آخرت۔

۲۶۔دنیا ایک محدود وقت تک ہے اور آخرت ایک غیر متناہی مدت تک۔

۲۷۔حق تعالی کو یگانہ سمجھ اور اسی پر بھروسہ رکھ

۲۸۔حق تعالی کی قدرت کو کمزور مت سمجھ ورنہ کافروں میں شامل ہو جائیگا۔

۳۰۔شمع کی طرح مت بن کہ دوسروں کو روشنی بخشتی ہے اور اپنے نفس کو جلاتی ہے۔

۳۱۔باطن عرفان خداوندی سے سیراب ہوتا ہے اور زبان نفس سے سیراب ہوتی ہے

۳۲۔جلوت وخلوت میں حق تعالی کی طرف دھیان اختیار کرو۔

۳۳۔اگر تم چاہتے ہو کہ حق تعالی تمہارا ہو جائے تو اس کی اطاعت اور اس کے ساتھ صبر کرنے اور اس کے افعال پر جو تمہارے اور دوسروں کے اندر صادر ہوں راضی ہو جانے میں مشغول ہو جاؤ

۳۴۔اگر تو یہ چاہتا ہے کہ تیرے سامنے کوئی بھی دروازہ بند نہ رہے تو حق تعالی سے ڈرتا رہے۔

۳۵۔کاہل مت بن کہ کاہل ہمیشہ محروم رہتا ہے اور پشیمانی کی رسی اس کی گردن میں ہوتی ہے۔

۳۶۔طالب علم تین قسم کے ہوتے ہیں۔اس میں سب سے افضل وہی ہے جو طالب ذات حق ہے۔

۳۹۔آخرت کو دنیا پر مقدم سمجھ دونوں میں نفع پائے گا۔

۴۰۔اس شخص کی صحبت اختیار کر جو تقوی اور علم میں تجھ سے بڑھ کر ہے۔

۴۱۔اپنے لئے روزی کی فکر میں مت پڑ جتنا تو اس کو تلاش کرتا ہے اس سے بدرجہا وہ تجھ کو زیادہ ڈھونڈتی ہے۔

۴۲۔اعمال میں اخلاص اختیار کر

۴۳۔کسی عمل پر مغرور مت ہو کیونکہ اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔

۴۴۔حق تعالیٰ کی تدبیر پر راضی ہو کر تمام اشیاء میں بے رغبت بن جاؤ۔

۴۵۔تقویٰ کو ضروری سمجھ اور شریعت کی حدود کو اپنے اوپر لازم کر نفس، خواہش، شیطان اور بد ہم نشینوں کی مخالف کا پابند ہو

۴۶۔اپنے دائیں ہاتھ سے خیرات کر واور کوشش یہ کرو کہ اس کی اطلاع تیرے بائیں ہاتھ کو بھی نہ ہو

۴۷۔اپنی جوانی اپنی قوت اپنے مال کے گھمنڈ میں اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق پر تکبر مت کرو۔

۴۸۔حق تعالیٰ کی عبادت اور اس کی شریعت کی مطابقت سے ادب سیکھ۔

۴۹۔ایسے معاملات میں بات کرنا چھوڑ دے جو مجھ کو نفع نہ دیں۔ بلکہ ایسے معاملات میں مشغول ہو جو تجھ کو فائدہ پہنچائیں۔

۵۰۔خالق کا شکوہ مخلوق سے مت کر بلکہ اس سے کر کہ وہی قادر ہے اور اس کے سوا دوسرا کچھ بھی نہیں۔

۵۱۔علم سیکھ اور مخلص بن تا کہ نفاق کے جال اور اس کی قید سے خلاصی پائے

۵۲۔قرآن وسنت کا پابند رہ۔ان پر عمل کر اور عمل میں اخلاص کرنا تیرے دعویٰ ایمان کا گواہ ہے۔

۵۳۔اگر تو دنیا اور آخرت کی بادشاہی چاہتا ہے تو اپنے آپ کو اللہ یک حوالے کر دے

۵۴۔اپنے نفس کو بھوک میں ڈالنے اور خواہشات ولذت سے باز رکھنے کے لیے چابکوں سے اور اپنے قلب کو خوف کے چابک سے

۵۵۔زبان سے وہ بات نکالو جو تم کو نفع دے اور اس کا کلام سے خاموش رہو جو نقصان پہنچائے۔

۵۶۔حرام غذا قلب کو مردہ بنا دیتی ہے اور کھانا حلال وذکر الٰہی سے زندہ کرتا ہے۔

۵۷۔جلوت میں مراقبہ کرنا منافقوں کا کام ہے۔

۵۸۔جو شخص حق تعالیٰ کی [illegible]ر پر رضا کا خواہا ہو اس کو چاہیے کہ ہر وقت موت کو یاد رکھے۔

۵۹۔اپنے علم کو دنیا داروں کے پاس بیٹھ کر ملامت کر۔

۶۰۔زاہد بن اور مال وجاہ دنیا سے رخ پھیر لے کہ دنیا ہی میں راحت مل جائیگی۔

۶۱۔جس ہوس میں تو مبتلا ہے اس کو چھوڑ کر اللہ والوں کا اتباع کر۔

۶۲۔مومن کی بشاشت چہرہ پر اس کا حزن دل میں ہوتا ہے۔

۶۳۔بتوں کی عبادت ظاہری شرک ہے مخلوق پر بھروسہ رکھنا اور نفع ونقصان میں ان کی طرف دیکھنا باطنی شرک ہے۔

حضرت شاہ امام بری لطیف قادری رحمتہ اللہ علیہ

وحیدہ قدوسی شکوری

آپ کی ولادت موضع جولیاں کرسال ضلع جہلم میں ہوئی آپ کے والد ماجد کا اسم مبارک حضرت شاہ محمود تھا۔

ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے امام مسجد سے حاصل کی قرآن حکیم ناظرہ کے علاوہ ابتدائی کتابیں بھی انہی سے پڑھیں۔ بچپن سے ہی آپ عبادت گزار تھے کسی وجہ سے آپ کے والد صاحب نے موضع جولیاں کرسال کو چھوڑ دیا علاقہ گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی میں اقامت گزیں ہو گئے۔ اس جگہ رہائش پذیر ہونے کے بعد آپ کے والد بزرگوار نے تعلیم کے لیے آپ کو کیمبل پور کے ایک گاؤں موضع غورغشی میں بھیج دیا۔ وہاں آپ کو کامل استاد ملے ان سے آپ نے اپنی تعلیم مکمل کی۔ علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد آپ حرمین شریفین تشریف لے گئے۔ حج کی ادائیگی کے بعد تاجدار مدینہ ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضری دی۔ تقریباً پندرہ دن روضہ اقدس ﷺ پر حاضری کے دوران جالی سے چمٹ جاتے۔ وجد طاری ہو جاتا۔ کیفیت کی حالت میں تڑپتے رہتے۔ آپ جب روضہ اقدس سے واپسی کرنے لگے تو بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش آیا تو زبان اطہر سے بے ساختہ جاری تھا ''اغثنی یارسول اللہ ﷺ''

یا رسول اللہ انظر حالنا یا حبیب اللہ سمع قالنا

اننی فی بحر ھم مغرق خذیدی سھلنا اشکالنا

آپ فرماتے ہیں مجھے اونگھ آ گئی۔ مختار کل نبی کریم ﷺ نے فرمایا لطیف لاہور پہنچ جاؤ۔ وہاں آپ کا شیخ موجود ہے۔ اسی وقت واپسی کا ارادہ فرمایا۔ واپس سیدھے لاہور پہنچے۔ ان دنوں میانی صاحب کے قبرستان میں شیخ جمال اللہ حیات المیر زندہ پیر مدظلہ تشریف فرما تھے۔ جب حضرت شاہ لطیب امام بری رحمتہ اللہ میانی صاحب پہنچے تو حضور جمال اللہ حیات المیر دامت برکاتہ کے متعلق دریافت کیا۔ تو اس وقت ولی ابن ولی ابن ولی حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے پوتے حضرت سید جمال اللہ حیات المیر آپ کے سامنے تشریف فرما تھے۔ قدم بوسی کی۔ عرض کی آقا مجھے سلسلہ میں داخل فرمائیں اس وقت بیعت ہوئے اور سات دن بعد خرقہ خلافت عنایت ہوا۔

جب تک حضرت جمال اللہ حیات المیر لاہور میں تشریف فرما رہے اس وقت تک آپ نے

بھی لاہور میں اپنی زندگی کا بیشتر حصہ اپنے شیخ کریم کی خدمت میں گزار دیا۔ جب حضرت جمال اللہ حیات المیر لاہور سے تشریف لے گئے تو آپ نے اپنا مسکن نور پور شاہاں کو بنایا جس جگہ حکومت پاکستان کے موجودہ دارلحکومت اسلام آباد کو بنایا گیا ہے اور لنگر جاری فرمایا۔ مخلوق خدا کا ہجوم رہتا تھا۔ ہزاروں لوگوں نے آپ کے دست حق پر بیعت کی۔

حضرت بری امام شاہ لطیف قادری رحمتہ اللہ علیہ کے خلفاء

آپ سے کئی لوگوں نے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ لیکن آپ کے دو خلفاء مشہور ہیں۔

ا۔ آپ کے نامور خلیفہ حضرت شاہ بہلول دریائی قادری رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ ان سے سلسلہ بہلول شاہی جاری ہوا۔

۲۔ حضرت شاہ حسین قادری مشہور ہیں جنکی بیٹھک شاہ امام بری لطیف کے مزار شریف کے نزدیک ہے۔ آپ کا ہر سال عرس مبارک ہوتا ہے۔ جو اب میلہ کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ لوگ ملک بھر سے ہر سال حاضری کے لیے آتے ہیں۔

آپ کا وصال مبارک ۹۶۴ھ بمطابق ۱۵۵۶ء میں ہوا آپ کے مزار مبارک سے لوگ آج بھی اپنی عقیدت ومحبت سے فیض حاصل کررہے ہیں۔

..........☆☆..........

حضرت سیدنا بہلول دریائی قادری رحمتہ اللہ علیہ

آپ کی ولادت ۱۵۱۵ء میں ہوئی آپ کا وطن دریائے چناب کے کنارے موضع لالیاں کے قریب ایک چھوٹا سا قصبہ تھا۔ جو اب موضع بہلول کے نام سے مشہور ہے۔ آپ عہد اکبر' جہانگیر اور ساہ جہان کے جید عالم' سلسلہ قادریہ کے مبلغ اعظم' فقہ حنفیہ کے عظیم فقیہ' عارف کامل اور مادر زاد ولی اللہ تھے۔ جب آپ نے علم ظاہری میں عبور حاصل کرلیا۔ اور آپ کی عمر مبارک تیس سال کی ہوئی۔ تو آپ حج کے لیے چلے گئے اس دوران میں آپ نے تمام اسلامی ممالک کی سیر وسیاحت کی نجف اشرف کربلائے معلیٰ' مکہ معظمہ' مدینہ منورہ' بغداد شریف' مشہد مقدس سے ہوتے ہوئے راولپنڈی کے نزدیک حضرت قطب المشائخ امام بری شاہ لطیف کے پاس پہنچے اور بیعت کی سلسلہ قادریہ میں اپنے شیخ کریم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں رہ کر' خرقہ خلافت حاصل کیا۔

جب حضرت امام بری شاہ لطیف رحمتہ اللہ علیہ لاہور میں اپنے شیخ حضرت جمال اللہ حیات

المیر مدظلہ کی خدمت عالیہ میں قبرستان میانی صاحب میں رہے حضرت بہلول رحمتہ اللہ علیہ بھی اپنے شیخ الکریم اور دادا حضور سید جمال اللہ شاہ حیات المیر دامت برکاتہم العالیہ کی زیارت کیلئے لاہور تشریف لاتے رہے۔

حضرت بہلول قادری کا یہ واقعہ مشہور ہے کہ ۹۵۵ھ ۱۵۴۸ء میں لاہور تشریف لائے اور ٹکسالی کے قریب چھوٹی سی مسجد بنوائی اور اس میں ٹھہرے رہے۔ اسی مسجد میں حافظ ابوبکر بچوں کو قرآن پاک پڑھاتے تھے۔ ان بچوں میں حضرت شاہ حسین قادری رحمتہ اللہ علیہ بھی قرآن حکیم حفظ کررہے تھے۔ حضرت شاہ حسین نے سات پارے حفظ کرلیے تھے۔ حضرت شاہ بہلول قادری رحمتہ اللہ علیہ شاہ حسین کی تعلیم وتربیت پر توجہ فرماتے رہے۔ جب حضرت شاہ حسین رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیم مکمل ہوئی تو آپ نے شاہ حسین کو سلسلہ قادری شریف میں بیعت فرمالیا۔ اور بعد میں خرقہ خلافت سے بھی سرفراز فرمایا۔ اور واپس اپنے وطن شریف تشریف فرما ہوئے۔

حضرت شاہ بہلول قادری کی اولاد

آپ کے دو صاحبزادے تھے۔ ایک کا نام محمد علی اور دوسرے کا نام ولی محمد رحمتہ اللہ علیہ حضرت محمد علی رحمتہ اللہ علیہ کی شادی گیسودراز بندہ نواز حضرت حسن بخت رحمتہ اللہ علیہ کی صاحبزادی زینب سے ہوئی تھی جس سے چار بیٹے ہوئے بڑے بیٹے کا نام فتح محمد اور چھوٹے کا نام محمد الیاس تھا۔

سلطان حیدر فاتح میسور اور مجاہد اعظم سلطان فتح علی ٹیپو شہید حضرت قطب زمان شیخ بہلول قادری رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد میں سے تھے۔

............☆☆............

ٹرو دوستو رہنما مل گیا اے
تے منزل دا پورا پتا مل گیا اے
جو مرشد دے در تیک جا اپڑے نیں
اوہناں تائیں آپے خدا مل گیا اے

میاں اقبال زخمی